حافظ زبیر علی زئی

کیا بدعتِ کبریٰ والے یعنی غالی بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

شریعتِ اسلامیہ میں بدعت اور اہلِ بدعت کی مذمت میں بہت سے دلائل ہیں۔

مثلاً:

۱) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ اور اُس دن (کچھ) چہرے سیاہ کالے ہوں گے۔ (آلِ عمران:۱۰۶)

اس کی تشریح میں نبی ﷺ نے فرمایا: ((**هم الخوارج .**)) وہ خوارج ہیں۔

(مسند الامام احمد ۵/۲۶۲ ح ۲۲۲۵۹ وسندہ حسن وأخطأ من ضعفہ)

سیدنا ابو امامہ الباہلی صُدَی بن عجلان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کو خوارج کے خلاف پیش کیا اور انھیں ''**کلاب النار**'' یعنی جہنم کے کتے قرار دیا۔

(سنن الترمذی: ۳۰۰۰ وقال: ''ھذا حدیث حسن'' وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن خاص طور پر خوارج اور عام طور پر اہلِ بدعت کے چہرے کالے ہوں گے۔

۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((**مَن أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد .**))

جس نے ہمارے اس امر (یعنی دین) میں بدعت نکالی تو وہ رد (یعنی مردود) ہے۔

(صحیح بخاری: ۲۶۹۷، صحیح مسلم: ۱۷۱۸، ترقیم دار السلام: ۴۴۹۲)

ایک روایت میں آیا ہے کہ ((**من أحدث في ديننا ما ليس فيه فهو رد .**))

جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات (بدعت) نکالی تو وہ مردود ہے۔

(جزء فیہ من حدیث لوین: ۷۱ وسندہ صحیح)

۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**و شر الأمور محدثاتها و كل بدعة ضلالة .**))

اور بُرے اُمور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم: ۸۶۷، ترقیم دارالسلام: ۲۰۰۵)
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " کل بدعة ضلالة و ان رأها الناس حسناً ."
اور ہر بدعت گمراہی ہے اور اگرچہ لوگ اسے حسن (اچھا) سمجھتے ہوں۔

(السنۃ للمروزی: ۷۰ وسندہ صحیح)

۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**و إياكم و محدثات الأمور فإن كلّ محدثة بدعة و إن كلّ بدعة ضلالة .**)) اور (دین) میں مُحدَث کاموں سے بچو کیونکہ ہر مُحدَث بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسند الامام احمد ۴/۱۲۶ ح ۱۷۱۴۴، وسندہ حسن)

اسے ابو داود (۴۶۰۷) ترمذی (۲۶۷۶) حاکم (۱/۹۵-۹۶) اور ابن ماجہ (۴۲ وسندہ صحیح) وغیرہم نے مختلف سندوں اور اس مفہوم کے ساتھ روایت کیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب السنۃ للامام محمد بن نصر المروزی (بتحقیق سلیم الہلالی ص ۲۱۵-۲۲۸)

۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**و إنه سيخرج في أمتي أقوام تجارى بهم تلك الأهواء كما يتجارى الكلب لصاحبه .**)) بے شک میری اُمت میں ایسی قومیں نکلیں گی جن میں بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے شخص میں باؤلے پن کی بیماری سرایت کر جاتی ہے۔

(سنن ابی داود: ۴۵۹۷ وسندہ حسن، نیز دیکھئے اضواء المصابیح: ۱۷۲)

۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ تین آدمی ہیں الخ
پھر آپ نے ان تینوں میں اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والے شخص کا ذکر کیا۔
دیکھئے صحیح بخاری (۶۸۸۲) اور اضواء المصابیح (۱۴۲)

۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور متواتر حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے، جن میں صرف ایک جنتی ہے اور باقی سب جہنم میں جائیں گے۔

دیکھئے سنن ابی داود (۴۵۹۷ وسندہ حسن) سنن ابن ماجہ (۳۹۹۲ وسندہ حسن) المعجم الکبیر

للطبرانی (۳۲۱/۸ ح ۸۰۳۵ وسندہ حسن) اور سنن ترمذی (۲۶۴۰ وقال: حسن صحیح) وغیرہ۔

امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے فرمایا: اللہ اُس بندے پر رحم کرے جس نے ان فرقوں سے ڈرایا اور بدعات سے دُوری اختیار کی، اس نے اتباع کی اور بدعات کی پیروی نہیں کی، اس نے آثار کو لازم پکڑا اور صراطِ مستقیم کی طلب کی اور اپنے مولیٰ کریم (اللہ) سے مدد مانگی۔ (الشریعہ ص ۱۸، دوسرا نسخہ ص ۲۰، الحدیث حضرو: ۴۷ ص ۸)

۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام .**)) جس نے کسی بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام کو گرانے میں مدد کی۔

(الشریعہ للآجری ص ۹۶۲ ح ۲۰۴۰ وسندہ حسن، الحدیث حضرو: ۶۰ ص ۵)

۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**فمن رغب عن سنتي فليس مني .**))

پس جس نے میری سنت سے رُوگردانی کی (یعنی دوسری طرف اپنا چہرہ پھیرا) تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۰۶۳، صحیح مسلم: ۱۴۰۱)

ہر صحیح العقیدہ آدمی کو معلوم ہے کہ اہلِ بدعت کی یہ خاص نشانی ہے کہ وہ سنت سے رُوگردانی کرتے ہیں اور اپنے چہرے سنت سے پھیر کر دوسری طرف رواں دواں رہتے ہیں۔

۱۰) نبی ﷺ نے اپنی سنت کے تارک پر لعنت بھیجی ہے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۲۱۵۴ وسندہ حسن) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۵۷۱۹، دوسرا نسخہ: ۵۷۴۹) اور الحدیث حضرو: ۳۹ ص ۷ (اضواء المصابیح: ۱۰۹)

اس باب میں اور بھی کئی دلائل ہیں اور اسی منہج (بدعات سے نفرت اور سنت سے محبت) پر صحابہ کرام، تابعین عظام اور سلف صالحین گامزن رہے۔ مثلاً:

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بدعتی شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

دیکھئے سنن الترمذی (۲۱۵۲ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور اضواء المصابیح (۱۰۶)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُن مبتدعین سے براءت کا اعلان فرمایا، جنھوں نے تقدیر کا انکار کیا تھا۔ دیکھئے صحیح مسلم (۸، ترقیم دارالسلام: ۹۳)

☆ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " فإیاکم و ما ابتدع فإن ما ابتدع ضلالة" پس تم اپنے آپ کو بدعات سے بچائے رکھنا، کیونکہ جو بھی بدعت نکالی گئی وہ گمراہی ہے۔
(سنن ابی داود: ۴۶۱۱ وسندہ صحیح)

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " وشرّ الأمور محدثاتها " اور سب سے بُرے کام بدعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری: ۷۲۷۷)

آپ نے بدعتیوں کو مسجد سے نکال دیا تھا۔ دیکھئے سنن الدارمی (۲۱۰ وسندہ حسن)

☆ ثقہ تابعی امام ابو قلابہ الجرمی الشامی رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک بدعتی لوگ گمراہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوزخ میں ہی جائیں گے۔ (سنن الدارمی: ۱۰۱، وسندہ صحیح)

☆ امام حسان بن عطیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو لوگ اپنے دین میں بدعت نکالتے ہیں تو اللہ اُس کے بدلے میں اُن سے سنت اُٹھا لیتا ہے۔ (سنن الدارمی: ۹۹ وسندہ صحیح، ملخصاً مفہوماً)

☆ امام ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دیکھوں کہ مسجد میں آگ لگی ہوئی ہے جسے میں بجھا نہیں سکتا تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں مسجد میں کوئی بدعت دیکھوں جسے میں مٹا نہ سکوں۔ (السنۃ للمروزی: ۸۸ وسندہ حسن، دوسرا نسخہ: ۹۹)

اس طرح کے اور بھی بہت سے آثار ہیں۔

بدعت کی کوئی اقسام میں سے دو قسمیں بہت زیادہ مشہور ہیں:

۱: بدعتِ صغریٰ مثلاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھنا یعنی تشیع۔

۲: بدعتِ کبریٰ مثلاً معتزلہ، جہمیہ، روافض اور منکرینِ حدیث وغیرہ۔

حافظ ذہبی نے رفض (رافضیت) کو بدعتِ کبریٰ قرار دیا ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال (ج ا ص ۶، دوسرا نسخہ ج ا ص ۱۱۸)

بدعتِ کبریٰ کو بدعتِ مکفّرہ بھی کہتے ہیں۔ نیز دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (ص ۸۳ نوع: ۲۳) فتح الباری (۴۲۶/۱۰) ہدی الساری (ص ۳۸۵، ۴۵۹) اور میری کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۸)

بدعتِ مکفّرہ یعنی بدعتِ کبریٰ والے بدعتی امام کے بارے میں راجح تحقیق یہ ہے کہ اُس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ۔ایک شخص نے قبلے کی طرف تھوکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے امامت سے ہٹا دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

((**لا یصلي لکم .**)) یہ تمھیں نماز نہ پڑھائے۔

(سنن ابی داود: ۴۸۱ وسندہ حسن، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن: ۳۳۴، الاحسان: ۱۶۳۴، دوسرا نسخہ: ۱۶۳۶)

جب ایک خطا کار کے پیچھے نماز ممنوع ہے تو کٹر اور غالی بدعتی کے پیچھے بدرجۂ اولیٰ نماز نہیں پڑھنی چاہئے جیسا کہ اس حدیث کے مفہوم سے ثابت ہے۔

بدعت کبریٰ والے یعنی غالی بدعتی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں سلف صالحین کے بیس (۲۰) حوالے پیشِ خدمت ہیں:

۱) مدینہ طیبہ کے مشہور امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ (صاحب الموطأ) نے فرمایا: " **لا یصلّی خلف القدریة** " قدریہ (یعنی منکرینِ تقدیر) کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (کتاب القدر للفریابی: ۲۱۹ وسندہ صحیح، الکفایہ للخطیب ص ۱۲۴)

۲) امام عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد (امام اہلِ سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) سے اہلِ بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: " **لا یصلّي خلفهم مثل الجهمية والمعتزلة .** " ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، جیسے جہمیہ اور معتزلہ۔ (کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد ج ۱ ص ۱۰۳ ح ۵، مخطوط مصور ص ۲)

صالح بن احمد بن حنبل نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: جسے یہ ڈر ہو کہ وہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جسے وہ نہیں جانتا؟ تو امام احمد نے فرمایا: " **یصلّي فإن تبین له أنه صاحب بدعة أعاد** " نماز پڑھ لے، پھر جب اسے معلوم ہو جائے کہ وہ (امام) بدعتی تھا تو وہ نماز دوبارہ پڑھے۔ (مسائل صالح ج ۲ ص ۲۵ ح ۵۶۲)

حافظ ذہبی نے صالح بن احمد (یعنی مسائل صالح) سے نقل کیا کہ امام احمد نے فرمایا: واقفی اور لفظی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (تاریخ اسلام ج ۱۸ ص ۸۴)

واقفی اسے کہتے ہیں قرآن کے بارے میں توقف کرے یعنی مخلوق یا غیر مخلوق نہ کہے اور لفظی سے مراد وہ شخص ہے جو کہے: لفظی بالقرآن مخلوق ہے۔

امام احمد سے پوچھا گیا کہ لفظی بالقرآن مخلوق کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے؟ تو انھوں نے فرمایا: " **لا یصلّی خلفه ولا یجالس ولا یکلّم ولا یسلّم علیه .** "
نہ اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے، نہ اس کے پاس بیٹھا جائے، نہ اس سے کلام کیا جائے اور نہ اسے سلام کہا جائے۔ (مسائل احمد، روایۃ ابن ہانی ج ۱ ص ۶۰ فقرہ: ۲۹۵)

جو شخص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دے تو اس کے بارے میں امام احمد نے فرمایا:
اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ (مسائل ابن ہانی: ۲۹۶)
اس طرح کے اقوال کہ "بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے" امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے متواتر ثابت ہیں۔ نیز دیکھئے السنۃ لعبداللہ بن احمد (۴) شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین (۲۰) سیرۃ الامام احمد لصالح (۱/۶۷، شاملہ) مسائل ابن ہانی (۳۰۹) السنۃ للخلال (ص ۴۹۴ فقرہ: ۷۸۵ وسندہ صحیح، النھی عن الصلوٰۃ علی الخوارج فقرہ: ۱۳۷، وسندہ صحیح) اور دیگر متعلقہ کتب

۳) صحیحین کے راوی اور ثقہ امام سلام بن ابی مطیع البصری صاحبِ سنت نے فرمایا:
" **الجھمیة کفار لا یصلّی خلفھم** " جہمیہ کفار ہیں، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ (مسائل احمد روایۃ ابی داود ص ۲۶۸ وسندہ صحیح، السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۹)
نیز دیکھئے بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (۸۔۹ طبعہ اولیٰ)

٤) امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) نے فرمایا: " **لا یصلّی خلفھم** "
ان (جہمیہ) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۳۳ وسندہ صحیح)

۵) ثقہ امام یزید بن ہارون الواسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۶ھ) سے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: " **لا** " یعنی اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ اُن سے مرجئہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

بے شک وہ خبیث ہیں۔ (السنہ: ۵۵ وسندہ صحیح)

۶) امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: " **ما أبالي صليت خلف الجهمي والرافضي أم صليت خلف اليهود والنصارى ...** " مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ جہمی اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں...

(خلق افعال العباد ص ۲۲ فقرہ: ۵۳)

یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک جہمیوں اور رافضیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جس طرح کہ یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۷) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۱ھ) سے ایک آدمی نے پوچھا: میرے گھر کے دروازے پر (یعنی بالکل قریب اور سامنے) ایک مسجد ہے جس کا امام صاحبِ بدعت (بدعتی) ہے؟ انھوں نے فرمایا: " **لا تصلّ خلفه** " تُو اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔
اُس نے کہا: بارش والی رات (لمبی) ہوتی ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں؟ انھوں نے فرمایا: تُو اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۸ وسندہ حسن)

۸) امام انس بن عیاض ابوضمرہ المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۰ھ) سے پوچھا گیا کہ کیا میں جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں۔ (السنہ لعبداللہ بن احمد: ۲/۷ وسندہ صحیح)

۹) ثقہ عابد وزاہد امام زہیر بن نعیم البابی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمھیں یقین ہو جائے کہ وہ (امام) جہمی ہے تو نماز کا اعادہ کرو (یعنی اپنی نماز دوبارہ پڑھو) چاہے جمعہ ہو یا دوسری کوئی نماز ہو۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۳۰/۷/۱، وسندہ صحیح)

زہیر البابی کو احمد بن ابراہیم الدورقی یا عبداللہ بن احمد (السنہ: ۹) اور ابن حبان (الثقات ۲۵۶/۸) نے ثقہ قرار دیا اور اُن پر کسی محدث کی کوئی جرح نہیں ہے۔

۱۰) مشہور ثقہ امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ کے نزدیک بدعتی کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز دھرانی چاہیے۔ (السنہ لعبداللہ بن احمد: ۵/۷ وسندہ صحیح)

۱۱) جب قرآن مجید کو مخلوق کہا جانے لگا تو پھر امام یحییٰ بن معین اپنی نمازِ جمعہ دوبارہ

پڑھتے تھے۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ٦٧ وسندہ صحیح)

١٢) ثقہ امام احمد بن عبداللہ بن یونس رحمہ اللہ نے فرمایا: " **لا یصلّی خلف من قال : القرآن مخلوق ، ھولاء کفار** " جو شخص قرآن کو مخلوق کہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے، یہ کفار ہیں۔ (مسائل ابی داود ص ٢٦٨ وسندہ صحیح)

١٣) امام ابوالحسن احمد بن محمد بن ثابت بن عثمان الخزاعی المروزی عرف ابن شبویہ رحمہ اللہ نے اس شخص جو کلامِ باری تعالیٰ یا اللہ کے علم کو مخلوق کہے، کے بارے میں فرمایا:

" **لا یصلّی علیہ ولا یصلّی خلفہ** ... " نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے... (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ١٧٩، وسندہ صحیح)

١٤) حرب بن سریج ابوسفیان البزاز (حسن الحدیث وثقہ الجمہور) نے امام ابوجعفر محمد بن علی (بن الحسین الباقر) رحمہ اللہ سے منکرینِ تقدیر کے بارے میں نقل کیا کہ " **فمن رأیتم منهم إمامًا یصلّي بالناس فلا تصلّوا و راءہ ... من صلّی خلف أولئك فلیعد الصلوۃ .** " پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو کہ امام بن کر لوگوں کو نماز پڑھا تا ہے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو... جس نے ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی تو اسے اپنی نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ (الشریعۃ للآجری ص ٢٢٤ ح ٤٩٥ وسندہ حسن، القدر للفریابی: ٢٩٣ وسندہ حسن)

١٥) امام لیث بن سعد المصری رحمہ اللہ (متوفی ١٧٥ھ) نے منکرِ تقدیر کے بارے میں فرمایا: " **ما ھو بأھل أن یعاد في مرضہ ولا یرغب فی شھود جنازتہ ولا تجاب دعوتہ** " وہ اس کا مستحق نہیں کہ اُس کی بیمار پرسی کی جائے، اس کے جنازے میں حاضری کو ناپسند کیا جاتا ہے اور اس کی دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا۔

(الشریعۃ للآجری ص ٢٢٧ ح ٥٠٩ وسندہ حسن)

جس کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا تو اس کے پیچھے نماز کیوں کر پڑھی جا سکتی ہے لہٰذا اس اثر کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ امام لیث بن سعد بھی اہلِ بدعت کے پیچھے نماز کے قائل نہیں تھے۔

١٦) امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ٣٦٠ھ) نے خوارج، قدریہ،

مرجئہ، جہمیہ، معتزلہ، تمام روافض، تمام نواصب اور گمراہ مبتدعین (والے شخص) کے بارے میں فرمایا: " **ولا یسلّم علیه ولا یصلّی خلفه ...** " اسے سلام نہیں کہنا چاہئے اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے... (الشریعہ طبعہ محققہ ص ۹۶۰ قبل ح ۲۰۳۹)

۱۷) قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) نے فرمایا: " **و أصحاب الحدیث لا یرون الصلوة خلف أهل البدع لئلا یراه العامة فیفسدون بذلك** " اور اصحابِ حدیث (یعنی اہل حدیث) کی رائے (یعنی نتیجۂ تحقیق) میں اہلِ بدعت کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے تاکہ عوام اسے دیکھ کر خراب نہ ہو جائیں۔ (الحجہ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدہ اہل السنہ ۲/۵۰۸)

اس اثر میں قوام السنہ نے بدعتِ صغریٰ والوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی نفی فرمائی ہے تاکہ صحیح العقیدہ عوام کے عقیدے خراب نہ ہو جائیں۔

۱۸) امام احمد بن حنبل کے نزدیک پسندیدہ ابو اسحاق ابراہیم بن الحارث بن مصعب العبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: " **إذا كان صاحب بدعة فلا یسلّم علیه ولا یصلّی خلفه ولا علیه .** " اگر وہ اہلِ بدعت میں سے ہو تو اسے سلام نہ کیا جائے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اُس کا جنازہ پڑھا جائے۔ (السنۃ للخلال: ۹۴۸ وسندہ صحیح)

۱۹) امام ابو العباس محمد بن اسحاق بن ابراہیم السراج الثقفی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۳ھ) نے فرمایا: جو شخص اس کا اقرار نہ کرے اور ایمان نہ لائے کہ "اللہ تعالیٰ تعجب اور ضحک (جیسا کہ حدیث میں آیا ہے) فرماتا ہے، ہر رات کو آسمانِ دنیا پر نازل ہو کر فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے دے دوں؟" تو وہ زندیق کافر ہے، اسے توبہ کرائی جائے، اگر توبہ کرے (تو خیر) ورنہ اس کی گردن اُڑا دی جائے، نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ (العلو للعلی الغفار تصنیف الحافظ الذہبی ص ۱۵۶، نسخہ محققہ ۲/۱۲۳۱، فقرہ: ۴۹۲ وسندہ صحیح مختصر العلو للعلی الغفار تصنیف الالبانی ص ۲۳۲ فقرہ: ۲۸۲)

جب ان صفاتِ باری تعالیٰ کے منکر (جو صحیح حدیث اور آیات کا علم ہو جانے کے

باوجود انکار کرے) کی نماز جنازہ امام ابوالعباس السراج رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں تو ایسے منکر کے پیچھے نماز کس طرح جائز ہو سکتی ہے؟ یعنی اس قول کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ مسند سراج اور حدیث السراج وغیرہما مفید کتابوں کے مصنف امام السراج الثقفی کے اصول پر بدعتِ مکفرہ کے مرتکب کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

۲۰) مشہور واعظ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح الجیلانی الحسنی الحنبلی (متوفی ۵۶۱ھ) نے قرآن کو مخلوق یا لفظی بالقرآن مخلوق کہنے والے بدعتی کے بارے میں فرمایا:

"**ولا یصلّی خلفه**" اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج ۱ ص ۵۸، غنیۃ الطالبین ترجمہ محبوب احمد ج ۱ ص ۱۰۴، غنیۃ الطالبین ترجمہ عبدالدائم جلالی ص ۱۰۰)

بیس حوالے پورے ہوئے اور ان کے علاوہ اور بھی کئی حوالے تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً: امام ابوداود الطیالسی رحمہ اللہ نے زبردست ثقہ امام زائدہ بن قدامہ الثقفی (متوفی ۱۶۰ھ) کے بارے میں فرمایا: "**و کان لا یحدّث قدریًا و لا صاحب بدعة یعرفه**" وہ کسی منکرِ تقدیر اور کسی بدعتی کو حدیث نہیں پڑھاتے تھے، جسے وہ جانتے تھے۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع للخطیب ۱/۱۳۳ ح ۵۰۷ وسندہ صحیح)

کئی حوالے جو میری شرط پر نہیں تھے مثلاً شرح السنۃ للبربہاری، السنۃ للالکائی وغیرہما، تو میں نے انھیں چھوڑ دیا ہے۔

سلف صالحین کے اس فہم کا خلاصہ یہ ہے کہ غالی بدعتی اور کٹر گمراہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی لہٰذا اہلِ حدیث کو چاہئے کہ وہ صحیح العقیدہ اماموں کے پیچھے ہی نماز پڑھیں۔

حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی ہونا اور فقہی مذاہب سے منسوب ہونا بدعتِ کبریٰ نہیں بلکہ بدعتِ صغریٰ اور بعض حالتوں میں اجتہادی خطا ہے لیکن یاد رہے کہ دیوبندی اور بریلوی فرقوں کا حنفی ہونا ثابت نہیں بلکہ یہ دونوں فرقے ماتریدی، وحدت الوجودی اور بدعت کبریٰ والے غالی بدعتی ہیں۔

تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (www.ircpk.com)

دیوبندیوں (آلِ دیوبند) کے چند عقائد کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: آلِ دیوبند عقیدۂ وحدت الوجود کے قائل ہیں۔ دیکھئے شمائم امدادیہ (ص ۳۲) کلیاتِ امدادیہ (ص ۲۱۸) اور مقالات سواتی (حصہ اول ۳۷۴۔۳۷۸)

۲: آلِ دیوبند کے نزدیک ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام (مثلاً ابوحنیفہ) کی تقلیدِ شخصی واجب ہے۔

۳: آلِ دیوبند عقائد میں ماتریدی، جہمی اور وجودی صوفی ہیں۔
نیز دیکھئے تقریر ترمذی للتھانوی (ص ۲۰۳۔۲۰۴)

۴: آلِ دیوبند اہلِ حدیث (یعنی اہلِ سنت) سے سخت بغض رکھتے ہیں اور اہلِ حدیث کو غیر مقلدین وغیرہ القاب سیئہ سے یاد کرتے ہیں۔

۵: آلِ دیوبند نے بعض مقامات پر (مثلاً بٹگرام میں) اہلِ حدیث مساجد کو شہید بھی کیا ہے۔

۶: آلِ دیوبند کے پیر کے نزدیک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مشکل کشا ہیں۔ مثلاً دیکھئے کلیاتِ امدادیہ (ص ۹۰۔۹۱) اور محمد زاہد الحسینی دیوبندی کی کتاب: عقائد حقہ

''عقائدِ حقہ'' کی پوری کتاب شرکیہ اور غلط عقائد سے لبریز ہے اور اُن لوگوں کے چہرے پر زبردست طمانچہ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کی عقائد کی کتابوں میں شرکیہ عبارات اور غلط و باطل عقائد نہیں ہیں۔

۷: آلِ دیوبند استواء الرحمٰن علی العرش پر ایمان نہیں لاتے بلکہ کہتے ہیں: ''خدا ہر جگہ موجود ہے۔'' دیکھئے محمود حسن گنگوہی کی ملفوظات فقیہ الامت (ج ۲ ص ۱۴)

۸: آلِ دیوبند سخت اکابر پرست ہیں۔

۹: آلِ دیوبند بدعت کی طرف علانیہ دعوت دیتے ہیں۔

۱۰: آلِ دیوبند معتزلہ اور خوارج وغیرہما کی طرح منکرینِ حدیث اور اہلِ باطل ہیں۔
مثلاً: دیکھئے احسن الفتاویٰ (۵۰/۳) تقلید کی شرعی حیثیت (ص ۸۷) اور ایضاح الادلہ

(ص ۲۷۶ طبع قدیم) وغیرہ

نیز تفصیل کے لئے دیکھئے بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۵ تا ۴۴)

بعض اہلِ حدیث علماء وعوام بریلویوں کے بارے میں بہت سخت موقف رکھتے ہیں، انھیں مشرکین اور مبتدعین وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں لیکن دیوبندیوں کے بارے میں بڑا نرم گوشہ رکھتے ہیں اور انھیں اہلِ توحید میں سے سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے دو حوالے پیشِ خدمت ہیں:

۱: نمازِ جمعہ کی حالت میں فوت ہو جانے والے مولانا وحبنا حافظ محمد قاسم خواجہ بن خواجہ عبدالعزیز بن اللہ دتہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹۷ء) نے فرمایا:

''ثابت ہوا کہ دیوبندی اور بریلوی اصل میں دونوں ایک ہیں۔ ان کی لڑائی آپس میں شریکوں کی لڑائی ہے۔'' (معرکۂ حق و باطل ص ۷)

۲: سید طالب الرحمٰن صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے: ''بریلوی + دیوبندی اصل میں دونوں ایک ہیں'' مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ۔ گوجرانوالہ

جن اہلِ حدیث علماء نے دیوبندیوں کو حنفیت، اہلِ سنت یا اہلِ توحید میں ذکر کیا اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا فتویٰ دیا، انھیں دیوبندیوں کے اصل عقائد اور اعمال معلوم نہیں تھے ورنہ وہ ایسا فتویٰ ہرگز نہ دیتے لہٰذا ایسے تمام فتاویٰ منسوخ اور شاذ کے حکم میں ہو کر نا قابلِ قبول ہیں۔

عصرِ حاضر کے بہت سے اہلِ حدیث علمائے کرام کے نزدیک غالی بدعتیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جن میں سے بعض کے حوالے درج ذیل ہیں:

۱: شیخ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ۔

دیکھئے اُن کی کتاب: ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے''

۲: پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ۔ دیکھئے اُن کی کتاب: ''اہل حدیث کی نماز غیر اہل حدیث کے پیچھے'' (رسائل بہاولپوری ص ۵۹۱ تا ۶۲۲)

۳:　شیخ صالح بن فوزان السعودی سے پوچھا گیا: کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ہر جگہ میں ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: اسے نصیحت کی جائے، ہوسکتا ہے کہ وہ توبہ کرلے، اگر وہ توبہ کرلے تو اُس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور ڈٹا رہے تو اُس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ جہمیہ اور حلولیہ (فرقوں) کا عقیدہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہے۔

(عقیدۃ الحاج فی ضوء الکتاب والسنۃ ص ۳۳)

۴:　سعودی شیخ عبدالعزیز الراجحی نے فرمایا:

" أما إذا كانت البدعة أو الفسق يوصلانه إلى الكفر الأكبر أو الشرك الأكبر فلا تصح الصلوة و إذا صلّى يجب إعادتها كما لو صلّى خلف من يدعو غير اللّٰه أو من يذبح للأولياء أو طلب المدد من غيره أو ينذر للصالحين أو ينكر وجود اللّٰه أو أن اللّٰه حال فى المخلوقات فلا تصح الصلوة و إذا صلّى يجب إعادتها ." اگر بدعت یا فسق کفرِ اکبر یا شرکِ اکبر کو لے جاتے ہوں تو (اس کے پیچھے) نماز صحیح نہیں ہے اور اگر پڑھ لے تو اعادہ (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے، جس طرح غیر اللہ کو پکارنے والے، اولیاء کے لئے ذبح کرنے والے، غیر اللہ سے (مافوق الاسباب) مدد مانگنے والے، صالحین کے لئے نذر ماننے والے، اللہ کی ذات کا انکار کرنے والے یا اس شخص کے پیچھے کوئی نماز پڑھے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات میں حلول کئے ہوئے ہے تو نماز نہیں ہوتی اور اگر پڑھ لے تو نماز کا دہرانا واجب ہے۔

(اجوبۃ مفیدہ عن اسئلہ عدیدہ، الصلوٰۃ خلف الفاسق والمبتدع ۳۶/۱، شاملہ)

۵:　جامعہ اسلامیہ صادق آباد کے مہتمم اور شیخ الحدیث، اُصول کے امام، غیور اور مشہور سلفی عالم حافظ ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ کے نزدیک بھی غالی بدعتیوں اور خاص طور پر دیوبندیوں اور بریلویوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جیسا کہ انھوں نے مجھے خود بتایا ہے۔

۶:　ثقہ وصالح اور مسلکِ حق کا دفاع کرنے والے شیخ محمد داود ارشد حفظہ اللہ کے نزدیک

بدعتیوں اور خاص طور پر دیوبندیوں و بریلویوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۷: مشہور عالم اور مناظر ابوالحسن مبشر ربانی صاحب کے نزدیک بھی بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ، مثلاً انھوں نے لکھا ہے: ''تو جب امام مشرک ہوگا اور اس کا اپنا عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں تو اس کی اقتدا میں ادا کی جانی والی نماز بھی کیونکر مقبول ہوگی۔ امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ ہو۔ جس شخص کا عقیدہ صحیح نہیں وہ امامت کے لائق کیسے ہوسکتا ہے۔'' (مجلۃ الدعوۃ، جولائی ۱۹۹۲ء آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۱۵۱، واللفظ لہ)

۸: مشہور عالم اور اہلِ سندھ کے مایۂ ناز مبلغ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی صاحب کے نزدیک بھی مبتدعین اور گمراہوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

دیکھئے ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے'' کا مقدمہ (ص ۳۔۹)

۹: مشہور خطیب اور مسلک اہلِ حدیث کا دفاع کرنے والے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ بھی آخری عمر میں دیوبندیوں کے پیچھے نماز کے قائل نہیں تھے، جیسا کہ عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ نے مجھے بتایا ہے۔

انھوں نے بتایا کہ ''علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ پڑھی اور یہ واقعہ اُن کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے'' لہٰذا اس آخری روایت کے مقابلے میں علامہ صاحب کا اس مسئلے میں ہر قول یا فعل منسوخ ہے اور راجح یہی ہے کہ وہ آخری عمر میں دیوبندیوں اور دیگر بدعتیوں کے پیچھے نماز کے قائل و فاعل نہیں تھے۔ رحمہ اللہ

۱۰: مفتی محمد عبیداللہ خان عفیف حفظہ اللہ سے بدعتی اور قبر پرست امام کے پیچھے نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''قبر پرست اور بدعتی کو امام مقرر کرنا شرعاً جائز نہیں...'' (فتاویٰ محمدیہ منہج سلف صالحین کے مطابق ج ۱ ص ۴۳۰)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء مثلاً میرے شیخ اور محبوب مولانا ابوالرجال اللہ دتہ بن کرم الٰہی بن احمد دین السوہدروی اللاہوری رحمہ اللہ وغیرہ بھی بدعتی کے پیچھے نماز کے قائل نہیں تھے اور موجودین (علمائے حاضر) میں سے بہت سے جلیل القدر علماء کا یہی عقیدہ، منہج

اور تحقیق ہے۔

اہلِ بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ، شیخ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ، ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد (فتاویٰ اصحاب الحدیث ج۲ص۱۱۵) وغیرہم کے فتاویٰ جات کئی وجہ سے غلط ہیں۔ مثلاً:

۱: یہ احادیثِ نبویہ کے عموم کے خلاف ہیں۔

۲: یہ سلف صالحین کے متفقہ فہم کے خلاف ہیں۔

۳: انھیں مبتدعین مذکورہ کے اصل عقائد کا علم نہیں تھا، لہٰذا انھوں نے محض حسنِ ظن سے کام لیا۔

۴: اہلِ بدعت سے بغض رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے منافی ہے۔

عرض ہے کہ اگر گمراہوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو پھر اہلِ حدیث کو اپنی علیحدہ مسجدیں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ سبحان اللہ!

۵: اہلِ حدیث سے دیوبندی اور بریلوی حضرات بہت بغض رکھتے ہیں اور اہلِ حدیث کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے فتوے بھی جاری کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً:

آلِ دیوبند کے ''حکیم الامت'' اشرفعلی تھانوی صاحب نے اہلِ حدیث کو ''غیر مقلد'' کے مکروہ لقب سے ملقب کر کے کہا: ''غیر مقلد بہت طرح کے ہیں بعض ایسے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا خلاف احتیاط یا مکروہ یا باطل ہے۔ چونکہ پورا حال معلوم ہونا فی الفور مشکل ہے اس لئے احتیاط یہی ہے کہ اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے۔''

(امداد الفتاویٰ ج۱ص۲۴۹ جواب سوال نمبر ۲۹۳)

خلاصۃ التحقیق یہ ہے کہ غالی بدعتیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی بلکہ عام بدعتیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ اہلِ حدیث کو چاہئے کہ وہ صرف صحیح العقیدہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھیں اور اپنی نمازوں کو فاسد و غیر مقبول ہونے سے بچائیں۔ (۹/ جولائی ۲۰۱۰ء)